سوال

(30) راستہ میں رکاوٹ بننے والے مسجد کے محراب کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نقشے کے مطابق کسی سڑک یا گلی کی حدود میں مسجد کا محراب یا کوئی اور حصہ تعمیر کے وقت بڑھا دیا جائے جس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہو تو اسے گرایا یا شہید کیا جا سکتا ہے؟ یا یہ کہ مسجد کی تعمیر تو اپنی حدود میں ہی ہے مگر بعد میں سڑک یا گلی کو کشادہ کرنے کی ضرورت پیش آ گئی تو اب ایسی صورت میں مسجد کا کچھ حصہ شہید کیا جا سکتا ہے یا پوری مسجد ہی کہیں اور منتقل کر دی جائے۔ (طلبہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو چیز وقف کر دی جائے اسے ہبہ کرنا فروخت کرنا یا کسی اپنی شخصی ضرورت کے لیے استعمال کرنا درست نہیں جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث میں ہے۔

"فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُبْتَاعُ وَلَا يُورَثُ وَلَا يُوهَبُ"

سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خیبر والی زمین کو وقف کر دیا تھا۔ اس حدیث میں یہ بات ہے کہ اس زمین کا اصل نہ فروخت کیا جا سکتا ہے نہ کوئی اس کا وارث بن سکتا ہے اور نہ ہی اسے ہبہ کیا جا سکتا ہے، مسجد بھی اللہ تعالیٰ کے لیے وقف ہوتی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں۔

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ١٨ ... سورة الجن

"اور مسجدیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں (اس کی عبادت کے لیے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔"

دوسری بات یہ ہے کہ مسجدیں بنانے کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

"أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ (أي الأحياء) وَأَنْ تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ"

(ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ وقال البانی اسنادہ صحیح)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ ان کو صاف ستھرا اور خوشبودار رکھا جائے۔"

مسجد کو گرانا آپ کے حکم کے خلاف ہے اس لیے مسجد کو بلاوجہ گرانا یا کسی شخص کا صرف اپنے تصرف میں لے آنا اور اس کی فروخت وغیرہ کرنا درست نہیں ہاں!اگر مسجد ایسی جگہ پر ہے جہاں لوگ اس سے مستفید نہیں ہوسکتے یا وہ کہیں راستے میں ہے جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے یا کسی اور مصلحت کے لیے مسجد ایک جگہ سے ختم کر کے دوسری جگہ تعمیر کرنا درست ہے۔

اس کی دلیل یہ حدیث ہے کہ کوفہ میں بیت مال المسلمین کو نقب لگا کر کسی نے چوری کرلی۔ نقب لگانے والا بھی پکڑا گیا۔ اس وقت بیت المال کے نگران عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے انھوں نے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لکھا تو انھوں نے جواب دیا۔ "اَن انقل المسجد وصیر بیت المال فی قبلتہ" کہ مسجد کو یہاں سے اس کی طرح منتقل کرلو کہ بیت المال مسجد کے قبلہ میں آجائے اور مسجد میں کوئی نہ کوئی نمازی تو ضرور ہوتا ہے (اس سے بیت المال محفوظ ہوجائے گا) تو سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد وہاں سے ختم کر کے کھجوروں کی منڈی میں بنا دی اور منڈی کو مسجد والی جگہ منتقل کردیا۔ بیت المال بھی مسجد کے قبلہ میں بن گیا۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ)

یہ سب کچھ بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کی موجودگی میں ہورہا تھا کسی نے بھی اس سے نہ روکا۔ اگر یہ درست نہ ہوتا تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اس کا ضرور انکار کرتے۔

ایک اور بھی دلیل ہے کہ جس سے اہل علم استدلال کرتے ہیں اور وہ بخاری ومسلم کی حدیث ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا:

"لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِشِرْكٍ، لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ، فَأَلْزَقْتُهَا بِالْأَرْضِ"

"اگر تیری قوم میں نئے نئے مسلمان نہ ہوتے تو میں کعبہ کی عمارت توڑ دیتا اور اس کو زمین سے ملا دیتا (یعنی دروازہ اونچا نہ رہتا) اور اس کے دروازے بنا دیتا ایک اندر جانے اور دوسرا نکلنے کے لیے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وقف کی عمارت وغیرہ کو تبدیل کرنا جائز ہے۔ ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اظہار نہ کرتے اور مسجد کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا یہ بھی تبدیلی کی ایک قسم ہے لہٰذا جائز ہے۔ لیکن یہ اس وقت ہے جب مصلحت اس کا تقاضا کرتی ہو اور کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے متعلق اپنی خواہش کے اظہار کے باوجود فتنے سے بچنے کے لیے ایسا نہ کیا۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ جس چیز کی نذر مانی گئی ہو۔ وہ بھی وقف ہوجاتی ہے۔

اس کو تبدیل کرنا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ثابت ہے۔ مثلاً ایک شخص نذر مانتا ہے کہ میں اپنے گھر کو مسجد بناؤں گا پھر وہ اس سے زیادہ اچھی جگہ پر مسجد بنوا دیتا ہے تو یہ درست ہے۔ دلیل اس کی مسند احمد رحمۃ اللہ علیہ اور سنن ابی داؤد رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص فتح مکہ کے موقع پر کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کردیا تو میں بیت المقدس جا کر نماز پڑھوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا: "صَلِّ هَاهُنَا" یہیں مسجد نبوی میں پڑھ لے، اس نے پھر وہی بات کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھر یہی جواب دیا۔ اس نے تیسری مرتبہ پھر دہرائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فَشَأْنَكَ إِذًا" جس طرح مرضی کر۔ اور ایک روایت میں یہ لفظ ہیں۔

"وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَوْ صَلَّيْتَ هَاهُنَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ صَلَاةً فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیت المقدس کی بجائے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز ادا کرنے کا کہا اور کہا کہ اگر یہاں پڑھتا تو یہ تجھے بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے

افضل ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو افضل کی طرف رہنمائی کردی۔"

باقی رہا محراب کا مسئلہ تو محراب نہ تو مسجد کا جزء ہے نہ مسجد کے لیے ضروری ہے اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتے تھے۔اگر کسی مسجد کا محراب راستہ میں بنایا گیا ہے تو اسے دور کرنے میں کوئی حرج نہیں۔(ازع۔ع مجلۃ الدعوۃ اکتوبر 1997ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

جلد2۔کتاب المساجد۔صفحہ نمبر 219

محدث فتویٰ